DAR UL IFTA JAMIA BINORIA SITE KARACHI PAKISTAN
Ph: 021 - 2560300 - Ext.: 286 | Mobile:03332212607
Web Site: www.onlinefatwa.com | Email:darulifta@gmail.com

BINORIA International

S No: ========= 3407
Fatwa No: ===== ۳۶۲۰۳
Date: ========= 6/8/2007

NAME :>> Abdul Rauf
ADDRESS :>> Islamabad
EMAIL :>>
SUBJECT :>> BANK

میں بنک سے لیز پر گاڑی لینے کے بارے میں معلوم کرنا چاہتا ہوں یعنی جو لوگ
بنک سے گاڑی نکلواتے ہیں اور پھر قسطوں میں پیمنٹ بنک کو کرتے ہیں
جسکا دورانیہ مختلف مدت میں ہوتا ہے 3 سال، 4 سال، 5 سال
اسطرح بنک گاڑی کی اصل ویلیو سے کچھ زیادہ رقم لیتی ہے ...
کیا یہ جائز ہے؟

QUESTION :>>
Assallam-o-Alaikum

Main Bank say Lease par gari lainay kay baray main maloom karna chahta hoon. Yehni jo log bank say gari nikwla laitay hain aur phir qistoon main payment bank ko kartay hain jis ka doraniya mukhlif mudat main hota hai 3 years, 4 years, 5years. Is tarah bank gari ki actual value say kuch ziyada raqam laita hai............... kiya yeh jayaz hai? please rehnumayee farmayee jaya............Jazakallah

الجواب حامداً ومصلیاً

نقد کے معاملے میں ادھار یا قسطوں پر خرید وفروخت کی صورت
میں زیادہ قیمت مقرر کرنا شرعاً جائز اور درست ہے اور یہ سود کے زمرے میں
نہیں آتا صورتِ مسئولہ میں بنک سے گاڑی خریدنے میں درج ذیل شرائط کا لحاظ
رکھنا ضروری ہے۔ (۱) بنک گاڑی شوروم وغیرہ سے خرید کر اپنے قبضے میں لے چکا ہو
اور پھر دوسرے عقد کے ذریعے کسٹمر پر فروخت کرے (۲) اول مجلس عقد میں ہی
یہ طے کر لیا جائے یہ معاملہ ادھار اور قسطوں پر ہوگا (۳) ہر قسط کی مالیت
طے کرلی جائے (۴) یہ بھی طے کر لیا جائے کہ کل قسطیں کتنی ہونگی (۵) کسی قسط کی تاخیر
کی وجہ سے کوئی جرمانہ وغیرہ مشروط نہ ہو۔ ان شرائط کو ملحوظ رکھتے ہوئے
بنک سے گاڑی قسطوں پر خریدنا بلاشبہ جائز اور درست ہے انمیں سے کوئی ایک
شرط بھی فوت ہوگئی تو مذکور معاملہ جائز نہیں ہوگا۔

وفی الدر: وصح بثمن حال وھو
الاصل ومؤجل الی معلوم لئلا یفضی الی النزاع (ج ۵ ص ۳۱)

(جاری ہے)

وفي المبسوط: اذا عقد البيع على انه

الى اجل كذا بكذا او بالنقد او قال الى شهر بكذا

الى قوله وهذا اذا افترقا على هذا فان كان

يتراضيان بينهما ولم يتفرقا حتى قاطعه على

ثمن معلوم وانما العقد عليه فهو جائز لانهما

ما افترقا الا بعد تمام شرط صحة العقد اهـ (ج ١٣)

والله اعلم بالصواب

كتبه: حبيب الرحمن عفي عنه
دار الافتاء جامعة بنوريه كراچي ٢١
٢٨ / شعبان المعظم ١٤٢٦ هـ

الجواب صحيح
دار الافتاء جامعة بنوريه
٢٨ / شعبان المعظم ١٤٢٦ هـ

دار الافتاء
٣٠٦٦٢٠٣
١٤٢٦/٨/٢٨